إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دار الامان قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

یوم چہارشنبہ

جلد ۲۸	۲۰ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش	۱۹ شوال ۱۳۵۹ ھ	۲۰ نومبر ۱۹۴۰ء	نمبر ۲۶۴

قادیان کے قریب اکالیوں کے اجتماع میں

جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت اشتعال انگیز تقریریں

قادیان ۱۸ - نومبر - ذیل میں اکالیوں کے آج کے جلسہ کی مختصر روئداد درج کی جاتی ہے - جس سے ظاہر ہے - کہ یہ جلسہ نہایت اشتعال انگیز تھا - معلوم ہوتا ہے - احرار وغیرہ نے باہر سے آنے والے سکھوں کو دھوکہ دے کر جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل کیا - مگر ذمہ داری سب کی ہے - کیونکہ جو پیشوایانِ مذاہب کی ہتک کرتا ہے - وہ فساد پیدا کرنے کا سامان پیدا کرتا ہے - اس وجہ سے جو لوگ اس جلسہ میں موجود تھے - خواہ انہوں نے گالیاں دیں - یا دلوائیں - برابر کے ذمہ دار ہیں ؛-

صبح سے گیارہ بجے تک بعض مذہبی رسوم ادا کی گئیں - اور بعض غیر معروف اشخاص نے تقریریں کیں - قابل ذکر چیز ایک ایڈریس تھا - جو سردار اودھم سنگھ صاحب صدر کانفرنس کو قادیان کی نام نہاد ڈیفنس کمیٹی کی طرف سے ایک ہندو دھرت رام نے پیش کیا - اس میں کہا - کہ :-

نام نہاد ڈیفنس کمیٹی کا ایڈریس

ہم ایسی سرزمین میں زندگی بسر کر رہے ہیں - جس کا باوا آدم ہی نرالا ہے یہاں غریبوں کا اقتصادی بائیکاٹ کیا جاتا ہے - مرزائیوں نے ان کا قافیہ تنگ کیا ہوا ہے - محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے ہم غریبوں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے - بر سر بازار ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کو بے عزت کیا جاتا ہے - چودھری فتح محمد سیال نے دن دہاڑے اور سورج کی روشنی میں محمد امین کو قتل کر دیا - اور عدالت نے تسلیم کیا - کہ اس کی موت میری کلہاڑی سے ہوئی ہے - مگر پولیس نے اس کا چالان نہیں کیا - پھر اس نے ایک خفیہ سرکلر جاری کیا - کہ علاقہ میں مسلمانوں اور سکھوں کو آپس میں لڑایا جائے - حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جائیں - نواحی دیہات کے لوگوں کو مرعوب کیا جاتا ہے - ٹھیکر والہ پر مسلح حملہ ہوا - مباہلہ والوں پر حملے ہوتے سکھوں کے ایک دیوان میں اینٹوں کی بارش کی گئی - جس سے باوا آتما سنگھ سخت زخمی ہوا - موقع تلے پر حال میں حملہ کی کوشش کی گئی - اور بندوقیں کھڑی بھی کر دی گئیں - احرار کے آنے سے ان مظالم میں قدرے کمی ہو گئی ہے - لیکن سلسلہ ابھی جاری ہے - یہاں سردار نتھا سنگھ کو پیٹا گیا - فخر الدین کو قتل کیا گیا - گوردوارہ اور قبرستان کے متعلق مقدمات چل رہے ہیں - ٹاؤن کمیٹی بھی سخت ظلم کرتی ہے - بھاری ٹیکس لگاتی ہے - مگر ملازم سب مرزائی ہیں - ایک سکھ تھا - اُسے نکال دیا گیا - عام گزرگاہوں سے گزرنے نہیں دیا جاتا - مذہبی عبادت گاہیں محفوظ نہیں - آپ لوگوں کے آنے سے ڈھارس بندھی ہے - کیونکہ آپ بہادر ہیں - اور ہماری مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کریں گے ؛

ڈاکٹر گوربخش سنگھ صاحب کی تقریر

قادیان میں پرائیویٹ پریکٹس کرنے والے ڈاکٹر گوربخش سنگھ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا - یہاں ڈیفنس کمیٹی کا وجود ہی اس بات کا ثبوت ہے - کہ ہم لوگوں سے کیسا سلوک کیا جاتا ہے گوردوارہ باوا جیا سنگھ لینے کے لئے مقدمہ دائر کر دیا ہے - چوک میں ایک بڑا گوردوارہ ہے - وہ ایک بد چلن مہنت سے بیع کرا لیا ہے جس جگہ سکول اور بورڈنگ واقعہ ہیں - وہ بھی گوردوارہ کی زمین ہے - جو عرصہ سے دھوکا بازی کے ذریعہ حاصل کی ہوئی ہے - اگر سنگت نے توجہ نہ کی - تو باقی گوردوارے بھی لے لیں گے - کل کا واقعہ ہی دیکھو - ہمارا جلسہ تھا - مگر انہوں نے خواہ مخواہ پانچ چھ ہزار مسلح آدمی بلوا لئے - تا بد امنی ہو - اور سکھ بدنام ہوں - ہم افسروں کا شکریہ ادا کرتے ہیں - کہ انہوں نے جلوس کو کامیاب کیا - ڈپٹی کمشنر صاحب نے بہت محنت کی - اور دھوپ و گرد میں برابر ساتھ رہے

سردار بڑلوک سنگھ صاحب کی تقریر

ان صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا :-

میں تو جب قادیان میں داخل ہوتا ہوں - یہی خیال کرتا ہوں - کہ یہاں حکومتِ برطانیہ موجود نہیں - جس شخص نے مرزا صاحب کو ۲۵ روپے دے کر اپنی دوکان کے لئے سند حاصل نہ کی ہو - اس سے کوئی احمدی سودا نہیں خرید سکتا - اگر خرید ے - تو مرزا صاحب کی خفیہ پولیس چالان کر دیتی ہے ہم ایک سکھ دوکاندار کے پاس گئے اس کے گاہک بھی سکھ ہیں - مگر وہ کانفرنس کے لئے چندہ طلب کرنے پر سختی سے پیش آیا - کیونکہ اس نے معاہدہ تجارت کا بورڈ لیا ہوا ہے - وہ یہاں مرزا کا ہو کر بسنا چاہتا ہے آپ لوگ بھی کسی ایسی دوکان سے کوئی چیز نہ خریدیں - جس پر یہ بورڈ ہو -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ نبوت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت دن میں خدا کے فضل سے اچھی رہی۔ مگر شام کو کسی قدر ناساز ہوگئی۔ احباب حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں:

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے الحمدللہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ترقی کر رہی ہے۔ لیکن صبح کے وقت جوڑوں کا درد عود کر آتا ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے:

حرم اول و حرم ثانی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بھی خدا کے فضل سے آج بہتر ہے۔ الحمدللہ

جن سکھوں نے مرزائیوں کی طرف سے اشتہار دیئے ہیں۔ ان میں سے بہتوں نے ہمارے پاس تردید بھیج دی ہے۔ اور چٹھیاں بھیجی ہیں۔ کہ ہم سنگت کے ساتھ ہیں۔ ان سے دھوکہ سے دستخط حاصل کئے گئے ہیں۔ کسی کو نہر کے متعلق کہہ کر اور کسی کو کچھ اور کہہ کر۔ تردید کرنیوالوں میں سردار پوران سنگھ نمبردار رام پورہ اچھر سنگھ ڈیریوالہ۔ ارجن سنگھ ٹھیکریوالہ بھگت سنگھ صلاح پور۔ بشن سنگھ صلاح پور دھندوئی والے سردار نریندر سنگھ ہیں قادیان میں ہندو سکھ اور مسلمانوں پر جو ظلم ہوتے ہیں ہم ان کو مٹا کر دم لیں گے

سردار تیجا سنگھ صاحب اکرپوری کی تقریر

ان صاحب نے کہا آواز آتی ہے کہ بورڈ والے دوکانداروں کا بائیکاٹ کیا جائے۔ تم لوگ پہلے ان سے سودا خریدنا تو بند کرو۔ ان کو مہلت دو کہ وہ بورڈ خودبخود چھوڑ دیں۔ اگر نہ چھوڑیں تو پھر ہم مؤثر قدم اٹھائیں گے۔ پہلے اپنے آپ کو بائیکاٹ کے لئے تیار تو کر لو۔ بوچڑ خانہ گرا۔ تو سردار اندر سنگھ نے چالیس سنگھوں کے خلاف گواہی دی۔ مگر اس کا اثر و رسوخ علاقہ میں بدستور ہے۔ تم لوگ اسے اب بھی سینہ سے لگاتے ہو:

سردار اودھم سنگھ صاحب کی تقریر

سردار صاحب نے کہا۔ ہندوستان میں اچھوت ادھار کی تحریک شروع ہوئی تو میں اس کے سلسلہ میں ریاست ٹراونکور گیا تھا۔ وہاں چھوت چھات کی کئی قسمیں دیکھیں۔ انسان انسانوں سے عجیب سلوک کرتے تھے۔ مگر یہ معلوم کرکے حیرانی ہوئی کہ اس ضلع میں بھی ایک مقام ٹراونکور سے کم نہیں۔ جہاں اقتصادی بائیکاٹ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ حکومت بائیکاٹ کو جائز قرار نہیں دیتی۔ سیاسی تحریکات میں جب کسی دکان پر پہرہ لگایا جائے۔ یا کسی کا بائیکاٹ کیا جائے۔ تو حکومت سخت نوٹس لیتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کہ تجارت آزاد ہونی چاہیئے۔ مگر یہاں وہ اس چیز کو برداشت کر رہی ہے۔ ایسی باتوں کی وجہ سے احمدی بالکل ننگے ہوچکے ہیں۔ اور رہی سہی کسر اس اشتہار نے نکال دی ہے۔ جو سکھوں سے دلوایا گیا ہے۔ یہاں سوشل۔ اقتصادی اور دھارمک دھکا (جبر) ہوتا ہے۔ سارے ہندوستان میں یہی جگہ ہے۔ جہاں ہندو مسلمانوں اور سکھوں کی مشترکہ کمیٹی ہے۔ جو مقامی اکثریت کے خلاف جہاد کر رہی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ لوگ سخت دکھی ہیں۔ اگر آپ لوگ اسی طرح متحد رہیں تو اکثریت کو ضرور نیچا دیکھنا پڑے گا۔ کمیٹی اپنا کام جاری رکھے۔ جتنے زیادہ قتل ہوں گے اتنا ہی جلد یہ بلوان بنیں گے۔ سچائی کے آسرے پر کام کرتے جاؤ۔ اور کسی کی پروانہ کرو۔ قادیان کی طرح باہر کے علاقہ کے لوگ بھی متحد ہو جائیں۔ تو پھر ہم کوئی اور مؤثر قدم بھی اٹھا سکتے ہیں احمدیوں کو اب اس امر کا احساس ہو جانا چاہیئے۔ کہ اقلیت ان سے بہت دکھی ہے۔ اور اب ان کی ظاہرا پوچا پاچی لوگوں کو دھوکہ میں نہیں رکھ سکتی۔

ریزولیوشن

اس کے بعد حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ چونکہ اس علاقہ میں اس خبر کے پھیلنے سے کہ مرزا صاحب دس دس میل تک ریاست قائم کرنا چاہتے ہیں۔ سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے حکومت ہند کو چاہیئے۔ کہ اس تجویز کو کامیاب نہ ہونے دے۔ ورنہ علاقہ میں سخت اشتعال پھیلے گا۔ جس کے نتائج بھیانک ہوں گے۔ (اس کے ساتھ نام نہاد ریاست کا نقشہ بھی دکھایا گیا) مقرر نے کہا۔ ہم یہ ریاست ہرگز نہیں بننے دینگے مرزائیوں نے حکام کو تاریں دیں۔ پولیس بلائی۔ اور باہر سے ہزاروں احمدی بلوا لئے۔ کل افسروں نے ہم سے کہا کہ مرزائی بہت ڈرتے ہیں۔ تم لوگ دوسرے رستے سے چلے جاؤ۔ ہم نے مان لیا۔ مگر جب دیکھا۔ کہ صاحب کے ساتھ مرزائیوں کا ایک پرزہ لگا ہوا ہے۔ اور وہ ہم کو تنگ ڈالنا چاہتے ہیں۔ تو ہم نے کہا سیدھے چلو۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا:

ملا عنایت اللہ کی تقریر

اس ریزولیوشن کی تائید ملا عنایت اللہ احراری نے کی۔ اور کہا سب سے پہلے دیکھنے والی بات یہ ہے۔ کہ کیا موجودہ حالات میں یہ ریاست قائم ہو بھی سکتی ہے۔ کیا مرزا نواب بن سکتا ہے۔ اور لوگوں سے زبردستی مسیح موعود اور خلیفہ منوا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں یہ کبھی نہیں ہوسکتا جب تک ہم زندہ ہیں مسلمان زندہ ہیں۔ جب تک گورو گوبند سنگھ کے سنگھ زندہ ہیں مرزا نواب نہیں بن سکتا۔ یہ خیال سب سے پہلے بڑے مرزا کو پیدا ہوا تھا۔ اس نے لکھا ہے کہ ۸۵ دیہات پر ہماری خودمختار حکومت تھی۔ پتہ نہیں کب تھی۔ یہ تاریخی غلط بیانی ہے۔ اسے ۱۸۰۰ء کا واقعہ بتایا جاتا ہے۔ حالانکہ اس وقت سکھوں کی حکومت تھی۔ موجودہ خلیفہ نے ترک موالات نامی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ حکومت کا ہمارے خاندان سے وعدہ ہے۔ کہ وہ یہ ریاست بحال کردے گی۔ خدا نہ کرے ایسا ہو۔ ورنہ آج جو ہماری حالت ہے۔ اس سے بہت بدتر ہوگی۔ یہاں ہمارے قبرستان رستے بلکہ عزتیں بھی محفوظ نہیں۔ آپ لوگ وعدہ کریں۔ کہ جن دکانوں پر بورڈ ہیں ان سے ہرگز سودا نہ لیں گے۔ چوہدری فتح محمد کی سکیم ہے۔ کہ سکھوں اور مسلمانوں کو لڑا دیا جائے۔ اور پھر مسلمانوں کی مدد کی جائے۔ جن دیہات میں مسلمان نہ ہوں وہاں کمزور سکھوں کی مدد کرکے ان کو لڑایا جائے (ملا عنایت اللہ بہت سی کتب بغل میں دبا کر لایا تھا۔ اور لمبی تقریر کرنا چاہتا تھا۔ مگر منتظمین نے جلد ختم کرنے کو کہا۔ اس لئے جلدی ختم کردی)

اس کے بعد ایک نظم پڑھی گئی جس کے بعض مصرعے یہ تھے۔

مرزے دے راج وچ آسیں ہوا نہیں رہنا
کیوں جان نوں خطرے وچ پایا ای
عقلاں دا کچا پھرے ہو رہی یوں نوں

سردار تیجا سنگھ صاحب کی تقریر

آج "الفضل" کا پرچہ پردھان جی کو لفافہ میں بند کرکے بھیجا گیا ہے۔ پرسوں مرزائیوں کا ایک وفد ماسٹر تارا سنگھ صاحب سے ملنے گیا تھا۔ ہم لوگ وہاں نہ تھے۔ ماسٹر صاحب پر ان کی باتوں کا کچھ اثر ہوگیا۔ ہمیں کہنے لگے وہ تو اس خبر کی تردید کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ہم سکھوں کی دلآزاری نہیں کرتے۔ میں نے کہا اس سے زیادہ دلآزاری کیا ہوگی۔ کہ گورو نانک کو مسلمان کہتے ہیں پھر کہتے ہیں صاحبزادے شہید نہیں ہوئے۔ گورو تیغ بہادر نے خودکشی کی کس قدر ڈوب مرنے کا مقام ہے ہماری ساری اتہاس پر پانی پھیرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور دلآزاری کیا ہوگی۔ باقی رہی یہ بات کہ ریاست بنانے سے انکار کرتے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ تم ریاست بنانے والے جمے (پیدا) کب

(بقیہ صفحہ ۷ پر دیکھیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث ——— از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

فال لینا

فرمایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل بہ زمانۂ جاہلیت عرب میں دستور تھا۔ کہ پرندوں وغیرہ سے فال لیا کرتے تھے۔ (فال کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام کو کرنے سے پہلے اس کے اچھے یا بُرے نتیجہ کا اندازہ لگانے کی کوشش کرنا۔ نام کہنے کے لحاظ سے اچھا اندازہ لگانے کو بھی کہیں گے۔ اور بُرا اندازہ لگانے کو بھی) جب کوئی خاص کام کرنا ہوتا۔ تو دیوار وغیرہ پر بیٹھے ہُوئے پرندہ کو اڑاتے۔ اگر پرندہ دائیں جانب اڑتا۔ تو کامیابی و فتحمندی کی علامت سمجھتے۔ اور بائیں جانب اڑتا تو ناکامی و نحوست سے تعبیر کرتے۔ اور اس کام کے کرنے سے باز رہتے۔ اور اگر پرندہ سیدھا اڑے۔ تو پھر دوسرے پرندے کو اڑاتے تھے۔ ایسا ہی تیروں سے بھی اندازہ کرتے تھے۔ ایک پر لکھا ہُوا ہوتا۔ اِفْعَلْ (یہ کام کر) اور دوسرے پر لَا تَفْعَلْ (یہ کام نہ کر) اور تیسرا خالی ہوتا۔ پھر ان تیروں سے نشانہ کرتے تھے۔ اگر پہلے دو میں سے کوئی ایک نشانہ پر بیٹھتا۔ تو اس کے مطابق عمل کرتے۔ اور اگر تیسرا نشانہ پر بیٹھتا۔ اور پہلے دو خطا جاتے۔ تو پھر از سر نو نشانہ بازی کرتے۔

ہندوستان میں ابھی تک یہ بیماری کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہے خاص کر جنگلی علاقوں میں مکان کی کسی دیوار پر کوّا بولے۔ تو گھر میں مہمان آنے کی توقع کی جاتی ہے۔ بعض لوگ سفر پر چلنے سے قبل جوتی پھینکتے ہیں سیدھی جا پڑے۔ تو کامیابی۔ اور اگر اُلٹی جا پڑے۔ تو ناکامی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ سفر پر جا رہے ہوں اور اتفاقاً سامنے سے گدھا بول پڑے تو واپس آ جاتے ہیں۔ کہ یہ ناکامی کی نشانی ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس قسم کی تمام حرکات۔ اور اعتقادات محض وہم ہیں۔ اور مومن کو وہمی نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اسباب صحیحہ استعمال کرنے چاہئیں۔ اگر کوئی شخص ایک کام کرنا چاہتا ہے۔ جو سوچ و بچار اور کئی دن کی محنت کے بعد اس کے نتائج کا علم ہو سکے گا۔ تو محض گدھے کی آواز سُنکر یا جوتی کے اُلٹے پڑنے پر یا پرندے کے بائیں جانب اڑنے سے اسے ترک کر دینا کہاں کی عقلمندی ہے۔ دیہاتیوں کو بارہا ایسا موقعہ ملا ہوگا۔ کہ کھانا کھانے لگے۔ تو گدھے نے آواز نکال دی۔ کیا وُہ اس وقت کھانا کھانا چھوڑ دیتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پھر دوسرے کاموں میں ایسا کیوں کیا جائے۔

ہندوستان میں ہندو ایک وہمی قوم چلی آتی ہے۔ اور یہ اس کے وہم کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ آج تک خدا کو نہیں پا سکی۔ کوئی اسے آگ میں تلاش کرتا ہے۔ کوئی سُورج میں۔ اور کوئی چاند میں۔ اور کوئی پیپل میں۔ اور کوئی بڑ میں۔ افسوس یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے موحد ہو کر پھر اس قسم کے اوہام باطلہ اور ظنّیات واہیہ کو اپنے دلوں میں جگہ دے رکھی ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لَا طِیَرَةَ کہ پرندوں کو اڑا کر کام کرنے سے پہلے اس کے اچھے۔ یا بُرے ہونے کا اندازہ کرنا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ اور محض وہم ہے۔ ہاں یعجبنی الفال الصالح الکلمة الحسنة نیک فال لینے میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ مجھے پسند ہے وُہ یہ کہ مفید اور نیک بات کی فال لی جائے۔

فرمایا۔ بے شک نیک فال بھی بظاہر دوسری فال کی طرح ایک وہم ہے۔ اور اس میں بھی حقیقت کوئی نہیں مگر اس لحاظ سے مفید ہو جاتی ہے۔ کہ اس سے کامیابی کی امید اور ارادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص گھر سے باہر جانے لگے۔ تو گھر سے باہر نکلنے پر اسے ظفر احمد یا کسی کام پر فضل کریم نام کا آدمی مل جائے۔ تو ان ناموں پر اگر وہ کہدے۔ کہ خدا کے فضل و کرم سے اس کام میں کامیابی ہوگی۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب شہر خیبر کی عمارتوں کو دیکھا۔ تو لفظ خیبر سے شہر خیبر کی خرابی تعبیر کی۔ اور فرمایا۔ خربت خیبر۔ خیبر خراب ہو گیا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ خیبر فتح ہُوا۔ اور مسلمانوں کو شاندار فتح نصیب ہُوئی۔ اسی طرح صلح حدیبیہ کے موقعہ پر صلح کی گفت و شنید نے بہت طول کھینچا۔ اور شرائط طے ہونے میں نہیں آتے تھے۔ اس دوران میں سُہیل نامی شخص اس مجلس میں آیا۔ تو حضوؐر نے اس کو دیکھ کر فرمایا۔ سَہُلَ الامر کہ اب معاملہ آسان ہو گیا۔ اور کچھ سمجھوتہ ہو جائے گا۔ چنانچہ سُہیل کے ذریعہ باہم صلح ہو گئی۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور سہیل کے درمیان تمام شرائط صلح طے ہو گئے۔ اور یہ صلح نامہ اس طرح شروع ہوتا ہے:-

"یہ صلح نامہ محمد بن عبد اللہ اور سُہیل کے درمیان قرار پاتا ہے"

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اہم کام کرنے کی فکر میں تھے۔ کہ اتفاقاً وہاں مائی فجو (جس کا اصلی نام مائی فضلاں یا فضل بیگم تھا) آ گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو دیکھ کر فرمایا:-

"خدا کا فضل ہوگا۔ اور یہ کام ہو جائیگا"

چنانچہ وُہ کام ہو گیا۔

پس اگر انسان کے معاملات میں پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں۔ تو بجائے اوہام میں پڑنے کے صحیح اسباب استعمال کرے۔ اگر اُن سے مشکل حل نہ ہو۔ تو پھر فعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون کے ماتحت خدا پر بھروسہ کرے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کچھ خرچ کرنا چاہتے تھے۔ ساتھ ہی خیال تھا۔ کہ شائد آخر تک اس خرچ کا کما حقہٗ بندوبست نہ ہو سکے۔ آپؐ نے صحابہؓ رضی اللہ عنہم کے سامنے تمام حالات رکھے۔ ایک صحابی رضؓ نے کہا۔ انفق یا رسول اللہ ولا تخف من ذی العرش اقلالا یعنی یا رسول اللہ آپ ضرور خرچ کریں۔ خدائے العرش سب اخراجات خود پورے کرے گا حدیث میں آتا ہے۔ فسُرّ النبی صلے اللہ علیہ وسلم واستنار وجھہ۔ حضورؐ یہ سُنکر نہایت ہی خوش ہُوئے۔ اور خوشی سے آپ کے چہرۂ مبارک پر نُور چمکنے لگا۔

ایسا ہی جنگ بدر کے موقعہ پر جبکہ ایک صحابی رضؓ نے کہا۔ کہ حضور! ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے۔ اور بائیں بھی۔ آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی۔ اور دُشمن آپؐ تک نہیں پہنچ سکیگا۔ جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہُوا نہ آئے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ سُنکر بہت خوش ہُوئے۔ اور خوشی سے آپ کا چہرۂ مبارک انار کے دانے کی طرح سُرخ ہو گیا۔

پس مشکل اور اہم کاموں میں انسان کو بہتر اور جائز صورت اختیار کرنا چاہیئے۔ اور جن سے مشورہ لیا جائے انہیں چاہیئے۔ کہ کامیابی کی امید دلا کر اس کی ہمت بندھائیں۔ مگر اوہام باطلہ سے بالکل اجتناب کرنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں ان اوہام اور رسُوم قبیحہ کو اغلال اور طوق قرار دیا ہے۔ جن سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے آکر چھڑایا۔ مگر افسوس کہ مسلمان اور موحّد کہلانے والوں نے انہیں پھر گلے ڈال لیا۔

احمدی دوستوں کو ان بدعات اور اوہام سے پوری نفرت ہونی چاہیئے۔

خاکسار۔ محمُود احمد۔ خلیل۔ جامعہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم

"پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

—(۸)—

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی مرحوم اہل دیوبند کے نزدیک نہایت درجہ بزرگ و عالم تھے۔ انہوں نے اپنی کتابوں میں خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم وہی لکھا ہے جو ہم نے بیان کیا ہے۔ ذیل میں ان کی چند عبارتیں درج کی جاتی ہیں۔ تحریر فرماتے ہیں۔

(الف) "سو جس میں اس صفت کا زیادہ ظہور ہو جو خاتم الصفات ہو یعنی اس سے اوپر اور صفت ممکن الظہور یعنی لائق انتقال و عطائے مخلوقات نہ ہو۔ وہ شخص مخلوقات میں خاتم المراتب ہوگا۔ اور وہی شخص سب کا سردار اور سب سے افضل ہوگا"

(انتصار الاسلام صفحہ ۴۵)

(ب) علی ہذا القیاس جب یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ علم سے اوپر کوئی ایسی صفت نہیں جس کو عالم سے تعلق ہو۔ تو خواہ مخواہ اس بات کا یقین ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر تمام مراتب کمال اسی طرح ختم ہو گئے۔ جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جیسے بادشاہ کو خاتم الحکام کہہ سکتے ہیں۔ رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خاتم الکاملین اور خاتم النبیین کہہ سکتے ہیں" (حجۃ الاسلام صفحہ ۳۵)

(ج) "تمام انبیاء اپنے اپنے رتبوں کے موافق امتیوں کے سردار اور ان کے حاکم ہوتے ہیں اور کیوں نہ ہوں۔ ان کی اطاعت، امتیوں کے ذمے ضرور ہوتی ہے۔ اس لئے جو سب کا سردار ہوگا۔ وہ سب کا خاتم ہوگا۔ کیونکہ وقت مرافعہ بادشاہ کا حکم سب میں آخر رہتا ہے۔ یہ اس کی خاتمیت حکومت خاص اسی وجہ سے ہے۔ کہ وہ سب کا سردار ہوتا ہے۔"

(مباحثہ شاہجہانپور صفحہ ۵۸)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کا صحیح مفہوم یہی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اس بلند مقام پر تھے۔ جہاں تک کوئی نبی نہیں پہونچا۔ اور نہ پہونچ سکتا ہے۔ آپ پر نبوت کے ختم ہو جانے کا یہی مطلب ہے۔ کہ نبوت کا انتہائی درجہ آپ کو حاصل تھا۔ ختم کا یہ مفہوم عام طور پر استعمال ہوتا ہے۔ مولوی الطاف حسین صاحب حالی نے شیخ سعدی کے متعلق لکھا ہے۔

"ہمارے نزدیک جس طرح طعن و ضرب اور جنگ و حرب کا بیان فردوسی پر ختم ہے۔ اسی طرح اخلاق، نصیحت دپند، عشق و جوانی۔ ظرافت و مزاح۔ زہد وریا وغیرہ کا بیان شیخ (شیخ سعدی) پر ختم ہے"

(رسالہ حیات سعدی صفحہ ۱۰۸)

اسی طریق پر بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مدح میں فرمایا ہے ؎

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

—(۹)—

خاتم النبیین کی ترکیب کے عربی استعمال کی چالیس مثالیں درج ذیل ہیں۔

(۱) ابوتمام شاعر کو خاتم الشعرا لکھا ہے (وفیات الاعیان جلد اول) (۲) ابوالطیب کو خاتم الشعراء کہا گیا ہے (مقدمہ دیوان المتنبی صفحہ ۸) (۳) در اصل ابوالعلاء المعری خاتم الشعراء تھا (حوالہ مذکور حاشیہ) (۴) شیخ علی حزین کو ہندوستان میں خاتم الشعراء سمجھتے ہیں (حیات سعدی صفحہ ۱۱۷) (۵) حبیب شیرازی کو ایران میں خاتم الشعراء سمجھا جاتا ہے۔ (حیات سعدی صفحہ ۸۷) (۶) حضرت علیؓ خاتم الاولیاء ہیں (تفسیر صافی سورۃ احزاب) (۷) امام شافعی خاتم الاولیاء تھے (التحفۃ السنیۃ صفحہ ۴۵) (۸) شیخ ابن العربی خاتم الاولیاء تھے (سرورق فتوحات مکیہ) (۹) کافور خاتم الکرام تھا (شرح دیوان المتنبی صفحہ ۳۰۴) (۱۰) امام محمد عبدہ مصری خاتمۃ الائمہ تھے (تفسیر الفاتحہ صفحہ ۱۴۸) (۱۱) السید احمد السنوسی خاتمۃ المجاہدین تھے (اخبار جامعہ اسلامیہ فلسطین ۲۷ محرم ۱۳۵۲ھ ہجری) (۱۲) احمد بن ادریس کو خاتمۃ العلماء المحققین کہا گیا ہے (العقد النفیس) (۱۳) ابوالفضل الالوسی کو خاتمۃ المحققین لکھا ہے (ٹائیٹل پیج روح المعانی) (۱۴) شیخ الازہر سلیم البشری کو خاتم المحققین قرار دیا گیا ہے (الحراب صفحہ ۳۷۲) (۱۵) امام سیوطی کو خاتمۃ المحققین لکھا گیا ہے۔ (سرورق تفسیر اتقان) (۱۶) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کو خاتم المحدثین لکھا جاتا ہے۔ (عجالہ نافعہ صفحہ اول) (۱۷) الشیخ شمس الدین خاتمۃ الحفاظ تھے (التجرید الصریح مقدمہ صفحہ ۴) (۱۸) سب سے بڑا ولی خاتم الاولیاء ہوتا ہے (تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۴۲۲) (۱۹) ترقی کرتے کرتے ولی خاتم الاولیاء بن جاتا ہے (فتوح الغیب صفحہ ۴۳) (۲۰) الشیخ بخیت کو خاتمۃ الفقہاء مانا جاتا ہے (اخبار الصراط المستقیم یافا ۲۷ رجب ۱۳۵۴ھ) (۲۱) شیخ رشید رضا کو خاتمۃ المفسرین قرار دیا گیا (الجامعۃ الاسلامیہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ) (۲۲) شیخ عبدالحق صاحب محدث خاتمۃ الفقہاء تھے (تفسیر الاکلیل سرورق) (۲۳) الشیخ محمد بخیت خاتمۃ المحققین تھے۔ (الاسلام مصر شعبان ۱۳۵۴ھ) (۲۴) افضل ترین ولی خاتم الولایت ہوتا ہے (مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۲۷۱) (۲۵) شاہ عبدالعزیز صاحب خاتم المحدثین والمفسرین تھے (ہدیۃ الشیعہ صفحہ ۴) (۲۶) انسان خاتم المخلوقات الجسمانیہ ہے (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۲۲ مطبوعہ مصر) (۲۷) الشیخ محمد بن عبداللہ خاتمۃ الحفاظ تھے (الرسائل النادرۃ صفحہ ۳۰) (۲۸) علامہ سعدالدین تفتازانی خاتمۃ المحققین تھے (شرح حدیث الاربعین صفحہ اول) (۲۹) ابن حجر العسقلانی خاتمۃ الحفاظ ہیں (طبقات المدلسین سرورق) (۳۰) مولوی محمد قاسم صاحب کو خاتم المفسرین لکھا گیا (اسرار قرآنی ٹائیٹل پیج) (۳۱) امام سیوطی خاتمۃ المحدثین تھے (ہدیۃ الشیعہ صفحہ ۲۱۰) (۳۲) بادشاہ خاتم الحکام ہوتا ہے۔ (حجۃ الاسلام صفحہ ۳۵) (۳۳) آنحضرت صلعم خاتم الکاملین تھے (حجۃ الاسلام صفحہ ۳۵) (۳۴) حضرت عیسےٰ خاتم الاصفیاء الائمۃ ہیں (بغیۃ المتقدین صفحہ ۱۴۲) (۳۵) انسانیت کا مرتبہ خاتم المراتب ہے اور آنحضرت صلعم خاتم الکمالات ہیں (ام الکتاب صفحہ ۱۴۰) (۳۶) حضرت علیؑ خاتم الاوصیا تھے (منار الہدیٰ صفحہ ۱۰۶) (۳۷) رسول مقبول صلعم خاتم العلمین تھے (الصراط السوی مصنفہ علامہ محمد سبطین) (۳۸) الشیخ الصدوق کو خاتم المحدثین لکھا ہے۔ (کتاب من لایحضرہ الفقیہ) (۳۹) آنحضرت خاتم المؤمنین خاتم العارفین بھی ہیں (ملفوظات احمد جلد ۱ صفحہ ۳۲۷) (۴۰) عقل انسانی عطیات الٰہیہ وجود۔ زندگی اور قدرت کی خاتم الخلع ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۲۲)

ان حوالجات سے عیاں ہے کہ لفظ "خاتم" مرکب طور پر مقام مدح میں صرف افضلیت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ خاتم النبیین کے معنی تمام نبیوں کے سردار کے ہیں۔

—(۱۰)—

ہمارے بیانات سے واضح ہے کہ خاتمیت کا مقام انتہائی بلندی اور ابدی سیادت پر دلالت کرتا ہے خاتم النبیین فیض ربانی کو بند کرنے نہ آئے تھے۔ بلکہ رحمۃ للعالمین بن کر اپنی پیروی کے ذریعہ تمام مقامات روحانی کے حصول کی بشارت دینے آئے تھے

اللھم صل علیہ و آلہ

پس بہائیوں کا عقیدہ غلط ہے کہ نبیوں کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بند ہوگیا۔ اب مقام الوہیت والے آئیں گے۔ جو شریعت محمدی کو منسوخ کر دیں گے (نعوذ باللہ) غیر مبایعین کا یہ خیال بھی باطل ہے کہ خاتم النبیین کی ماتحتی میں کوئی امتی مقام نبوت کو نہیں پا سکتا۔ نبوت کا دروازہ مطلقاً بند ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم صرف اولیاء کے سردار ہیں۔

یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ پر زد ہے۔ اسی طرح غیر احمدی اصحاب کا عقیدہ بھی درست نہیں۔ کہ امت محمدیہ کے لئے تو دروازہ نبوت بند ہے۔ مگر حضرت عیسےٰ ؑ نبی اللہ خاتمیت کے باوجود تشریف لے آئیں گے۔ اول تو حضرت عیسےٰؑ وفات یافتہ ہیں۔ اگر بالفرض زندہ بھی ہوتے تب بھی نہ آ سکتے۔ کیونکہ اب ہر فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے مل سکتا ہے۔ سابقہ نبوت والا نبی نہیں آسکتا۔ یہ دور محمدی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ خاتم النبیین کے معنوں کے متعلق صرف جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہی صحیح ہے۔ نصوص قرآنیہ۔ لغت کی تحقیقات۔ بزرگان سلف کے اقوال اور اللہ تعالےٰ کے الہام سے یہی ثابت ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں کے سردار ہیں۔ آپ کے بعد صاحب شریعت جدیدہ نبی نہیں آسکتا۔ ہاں آپ کے فیض سے امتی نبی ہو سکتا ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے۔ اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی۔ وہی ایک پہلوان ہے۔ جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی۔ اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوےٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں۔ بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵)

خاکسار

ابو العطاء جالندھری مبلغ جماعت احمدیہ

قربانیاں تکمیل ایمان کا باعث ہیں

میاں غلام حیدر صاحب سوک کلاں جو اپنے گاؤں میں رنگریزی کا کام کرتے ہیں۔ اور جن کی آمدنی بہت محدود ہے۔ وہ نہ صرف اپنا چندہ ہی ہر سال پہلے سال سے بڑھا کر دیتے چلے آرہے ہیں۔ بلکہ انہوں نے جب یہ سنا کہ تحریک جدید کی اہمیت اس قدر ہے۔ کہ متواتر دس سال تک قربانی کرنے والے احباب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہیں۔ تو انہوں نے اپنی اہلیہ صاحبہ کو تحریک چندہ میں شامل کر لیا۔ اور ان کا گذشتہ سالوں کا چندہ بھی ادا کر دیا۔ نیز انہوں نے چھٹے سال کا چندہ اپنا اور اپنی اہلیہ صاحبہ کا ۲۰/۱۵ ابتدائے سال میں ہی ادا کر دیا ہے۔ وہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور لکھتے ہیں:۔ "حضور نے جب سے تحریک جدید کی قربانیوں کا مطالبہ فرمایا ہے۔ میری بڑی خواہش رہی ہے کہ اپنے فوت شدہ احمدی والدین کو بھی اس تحریک میں شامل کروں۔ لیکن میری قلیل آمدنی روک بنی رہی۔ میں حضور کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے متواتر عرض کرتا رہا۔ اور خود بھی بارگاہ ایزدی میں ملتجی رہا۔ ادھر میں نے عملاً یہ کیا کہ کچھ تھوڑا تھوڑا پس انداز کرتا رہا۔ آج اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس قابل ہوا ہوں۔ کہ حضور کی خدمت میں یہ درخواست کروں۔ کہ میرے ۱۰۷/- روپے جو امانت میں جمع ہیں وہ میرے والدین کی طرف سے بہ تفصیل ذیل قبول فرمائیں

از طرف والد صاحب:۔ پہلا سال صہ دوسرا سال صہ تیسرا سال صہ۔ چوتھا سال صہ پانچواں سال صہ۔ چھٹا سال صہ۔ ساتواں سال صہ۔ آٹھواں سال صہ۔ نواں سال صہ دسواں سال صہ۔

میری والدہ مرحومہ کرم بی بی کی طرف سے:۔ پہلا سال صہ دوسرا سال صہ تیسرا سال صہ چوتھا سال صہ پانچواں سال صہ چھٹا سال صہ ساتواں سال صہ آٹھواں سال صہ نواں سال صہ۔ دسواں سال صہ۔"

یہ رقم داخل ہو چکی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ ان کے والدین کے درجات بلند فرمائے یہی لوگ ہیں جو خود فاقے برداشت کرتے اور خدا کے لئے تنگیاں اٹھاتے۔ اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر اللہ تعالےٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے قربانیاں کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں ایسے ہی لوگوں کی اللہ تعالےٰ نے تعریف کی ہے۔ مومن جب عزم کر لیتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔ پس وہ لوگ جو چھٹے سال کے وعدے تاحال ادا نہیں کر سکے۔ حالانکہ گیارہ ماہ اور اٹھارہ دن گذر چکے ہیں۔ وہ ذرا غور فرمائیں۔ جب کہ ایک محدود آمدنی والا مخلص نہ صرف شروع سال میں تحریک جدید کا چندہ دیتا ہے۔ اور اپنی بیوی کا بھی ساتھ ہی ادا کرتا ہے۔ بلکہ اپنے والدین کا بھی ادا کر دیتا ہے۔ تو وہ جو اب تک ادا نہیں کر سکے۔ وہ اپنے عہد کو یاد کر کے چھٹے سال کی رقم ۳۰ نومبر ۱۹۴۰ء سے قبل مرکز میں داخل فرمائیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

(از سیکرٹری صاحب تبلیغ جناب عبد الرحیم صاحب)

احباب جماعت احمدیہ دار السلام نے سواحیلی رسالہ سب افریقنوں میں تقسیم کیا۔ درگاہ ہے بنگاہ ہے ہندوستانیوں میں بھی زبانی اور بذریعہ لٹریچر تبلیغ کی گئی۔

بندہ نے ٹیچنگز آف اسلام۔ اسلامی اصول کی فلاسفی مسٹر ہبرٹ زہین جو ایک ہالینڈ کمپنی جہاز کے چیف آفیسر ہیں۔ اور سیلز کرک جہاز میں کام کرتے ہیں کو دی۔ اور نیز ایک عدد ٹیچنگز آف اسلام مسٹر نومسٹ جو امریکن جہاز رابن گوڈ فیلو میں سیکنڈ آفیسر ہیں کو دی گئی۔ ان ہر دو اشخاص نے بہت شکریہ کے ساتھ اسے قبول کیا۔ اور بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور نیز ساری کتاب پڑھنے کا وعدہ کیا۔ یہ دونوں آفیسر بہت اعلےٰ اخلاق کے انسان ہیں۔ اور مذہب سے دلچسپی رکھتے ہیں۔

ایک عدد نسخہ اسلام کیا ہے۔ اور ایک نسخہ پیغام صلح۔ یہ دونوں نسخے رابن گوڈ فیلو امریکن جہاز کی لائبریری میں رکھے گئے۔

(نشر و اشاعت)

برشعثا:۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ کے تین نسخوں کا مجموعہ ہے۔ جو حضور نے خود ہی فرمایا۔ اس کے بڑے اجزاء زعفران اور کستوری ہیں۔ نزلہ اور زکام کے لئے یہ معجون نہایت مفید ہے۔ اس کے متعلق لوگوں کی بیسیوں شہادات موجود ہیں۔ قیمت فی شیشی تین روپیہ۔ برشعثا سادہ فی شیشی عہ۔ فہرست ادویہ مفت طلب کریں۔ پتہ:۔ پرائمر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماریشس میں تبلیغ احمدیت کی سالانہ رپورٹ

تبلیغ میں مشکلات

حافظ جمال احمد صاحب لکھتے ہیں۔

جزیرہ موریشس میں ہندوستان کی طرح تبلیغی آزادی اور سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ مناظرے کی تو کبھی اجازت ملتی ہی نہیں پبلک لیکچرز کے لئے بھی گورنر سے اجازت لینی پڑتی ہے۔ اس لئے لیکچروں اور مناظروں کے لئے ہم نے عام طور پر یہ طریق رکھا ہوا ہے۔ کہ احمدی اپنے مکان پر بلا لیتے ہیں۔ تعلقات کی وجہ سے بہت دفعہ اس میں کامیابی ہو جاتی ہے۔

دوسری مشکل یہ ہے۔ کہ دوسری یورپین آبادیوں کی طرح یہاں پر بھی کاروبار میں مصروفیت اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ سوائے اتوار کے کوئی فرصت کا دن نہیں۔ شادی بیاہ وعظ و نصیحت کے لئے یہی دن ہے۔ اس کے سوا باقی ایام میں تبلیغ کا موقعہ ملنا بہت مشکل ہے ہاں انفرادی تبلیغ کے بعض اوقات موقعے ملتے رہتے ہیں۔

احمدی جماعتیں

موریشس کا جزیرہ طول و عرض میں بیس اور تیس میل ہے۔ اور اس میں سے بھی بہت سا حصہ شکار کے لئے جنگلات کی نذر کیا گیا ہے۔ احمدی جماعتیں یا بعض احمدی افراد موریشس کے ۲۵ مقامات میں ہیں روزہل مرکز ہے۔ میرے سفر کا دائرہ بھی انہی مقامات کے اندر اندر رہا ہے۔ جماعت کے دوست اس تحریک کو بھی زندہ رکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کہ نئے نئے مقامات پر اپنے رشتہ داروں اور متعلقین کے ہاں تبلیغ کے راستے نکالیں۔

مخالفت

عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی عبدالعلیم صاحب میرٹھی بھی موریشس میں آئے۔ اور مسلمان سیٹھوں کی پوری حمایت حاصل کر کے احمدیت کے خلاف بذریعہ ریڈیو بہت زہر اگلا۔ ہماری طرف سے بھی ریڈیو میں تقریریں کرنے کا بندوبست کیا گیا۔ ابھی ہماری تین ہی تقریریں ہوئی تھیں۔ کہ مخالفین نے مالک سٹیشن ریڈیو سے سمجھوتہ کر کے اور پولیس افسروں سے مل کر ہماری تقریروں کو بند کروا دیا۔ مگر مولوی عبدالعلیم صاحب نے اکیس تقریریں کیں اور بہت زہر اگلا۔ ہم نے پولیس کے افسروں سے نیز گورنر تک سے لمبی خط و کتابت کی۔ مگر کامیابی نہ ہوئی اور بقیہ رقم ہم کو مالک ریڈیو سے واپس لینی پڑی۔ مگر خدا کے فضل سے ہماری تین تقریریں ہی بہت با اثر ثابت ہوئیں اس ضمن میں خدا تعالیٰ نے مخالفین کو کئی نشانات بھی دکھائے۔ ان سے اب امید نہیں کہ مولوی مذکور پھر موریشس میں آئے یا آئے تو کوئی زیادہ نفع اٹھائے۔ کیونکہ اپنے بہت بڑے حمایتی سیٹھ اور اپنے سہارے کو اپنے ہاتھوں سے ہی دفن کر گئے ہیں۔ جن کے لئے اچانک شادی مرگ بن گئی تھی۔

متفرقات

سفروں کی مجموعی تعداد ۶۴ ہے ان سفروں کے مقاصد حسب ذیل ہیں۔ درس مناظرہ۔ نکاح۔ مصالحت۔ عبادت جنازہ۔ ملاقات۔ منگنی وغیرہ وعظ و درس جیسی ہوئے۔ سات نکاح پڑھے خطبات نکاح میں چونکہ احمدی غیر احمدی ہندو عیسائی عموماً شامل ہوتے ہیں اس لئے مناسب موقعہ پر اسلامی تعلیم کو مؤثر رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔

ایک مناظرہ اہل سنت سے تریولیت میں ہوا۔ اور ایک پورٹ لوئیس میں شیعوں سے

تعلیم و تربیت

جماعت کی تربیت کے لئے خطبات جمعہ وقف ہیں اور بچوں کے لئے یہاں کی ایک کمیٹی کے ماتحت ایک مکتب روزہل میں ہے اور ایک سینٹ پیٹر میں اور ایک متائیں بلانس میں ہے۔

تبلیغ بذریعہ اشتہارات

مولوی عبدالعلیم صاحب میرٹھی کے مقابلہ میں چار اشتہار شائع کئے۔ اور ایک اشتہار عیسائیوں کے لئے جو کہ فرقہ ایڈونٹسٹ میں زیادہ تقسیم کیا گیا۔ اور خدا کے فضل سے بہت مؤثر ثابت ہوا۔

تبلیغ بذریعہ خطوط

ٹونا کی کے بعض مسلمانوں کے سوالات کے مفصل جواب لکھے۔ ایسا ہی مسلم ہائی سکول پورٹ لوئیس کے ایک مدرس کے اعتراضات کے جواب ارسال کئے۔ متعدد غیر احمدیوں نے مجھ سے طلاق کا مسئلہ لکھوایا۔ کیونکہ ان کو اپنے ملانوں کی وجہ سے حلالہ وغیرہ کی بہت مشکل پیش آتی ہے ایک معزز غیر احمدی نے خطبہ نکاح سے متاثر ہو کر لکھ دینے کی درخواست کی۔ اور میں نے لکھ دیا۔ ایسا ہی ایک مضمون ٹرکی کی امداد کے لئے اور ایک مضمون مذہب اور جنگ کے متعلق۔ ایسا ہی ایک مضمون غیر احمدی مستورات کے جلسہ کے لئے جو ایک معزز غیر احمدی کی لڑکی نے پڑھا۔

تبلیغ بذریعہ ملاقات

کبھی مناسب موقع بعض لوگوں سے میں خود جا کر ملتا ہوں۔ کبھی لوگ دارالسلام میں آجاتے ہیں۔ مولوی عبدالعلیم صاحب میرٹھی کی موجودگی میں یہ سلسلہ بہت بڑھا ہوا تھا۔ پورٹ لوئیس میں ایک معزز سید صاحب کی عیادت کے لئے گیا جہاں ان کے بعض معزز دوست ڈاکٹر اور سرکاری عہدیدار بھی آگئے۔ اور دلچسپ سوال و جواب ہوئے۔ ایسا ہی پورٹ لوئیس۔ پاپلے موتیس۔ نیو گرو وغیرہ سے بھی غیر احمدی بغرض تحقیق و استفسار آتے رہے۔

سٹینڈرٹ میں ایک غیر احمدی سیٹھ سلیمان جوہر کے ہاں گیا اور ان کو اور ان کے دامادوں کو تبلیغ کی۔ ان کے ایک داماد ایوب نے اپنے مکان پر درس بھی کروایا جس میں غیر احمدی بھی کافی تعداد میں آئے۔

ایسا ہی سینٹ پیٹر۔ متائیں بلانس میں بھی انفرادی تبلیغ کے موقعے ملتے رہے بعض بعض ہوٹلوں اور دوکانوں میں بھی تبلیغ کا موقعہ ملتا رہا ہے گو دوکانوں میں کسی قسم کا شور اور ہجوم ہو تو پولیس نوٹس لیتی ہے اور دوکاندار بھی اس سے گھبراتے ہیں

انصاراللہ

ایک پارٹی روزہل میں انصاراللہ کی ہے۔ ان کی پریذیڈنسی کے لئے میں نے مسٹر احمد حسین صاحب سکعیہ کو منتخب کیا ہے۔ گو عدیم الفرصتی کی وجہ سے نوجوان دینی معلومات بڑھانے کی طرف پوری اور مستقل توجہ نہیں دے سکتے۔ تاہم عموماً وہ اتوار کو روزہل سے باہر دوکانداروں کا ساتھ ساس لسان وغیرہ کی طرف تبلیغ کے لئے جاتے رہتے ہیں۔

تراویح

تراویح میں بھی جماعت نے اچھی مستعدی دکھلائی۔ اور ختم قرآن کے موقعہ پر سینٹ پیٹر سے کئی مستورات بھی شامل ہوئیں اور عید بھی خدا کے فضل سے بارونق ہوئی اور خطبہ سننے کے لئے دارالسلام میں ریڈیو بھی لگایا گیا۔ جو تمام عورتوں مردوں نے بلکہ دور دور تک رستہ چلنے والوں نے بھی عمدگی سے سنا اور عید میں سب بھائیوں اور بہنوں نے دارالسلام میں ہی کھانا کھایا جس کا ہمیشہ ہر عید پر انتظام کیا جاتا ہے۔

بیعت

اس عرصہ میں ۶ کس نے بیعت کی۔

چندہ

گذشتہ سال ہر قسم کے چندہ وغیرہ آمد و خرچ کی میزان ۴۳۱۲۱ روپیہ رہی

مستورات کی خطرناک بیماری

اگر آپکی بیوی مرض لیکوریا (سیلان الرحم یعنی رطوبت آنا) میں مبتلا ہے اور آپ علاج کرتے کرتے تنگ آگئے ہیں تو ہماری ساٹھ سالہ مجرب دوائی ہارول HAROL. استعمال کیجئے جس سے ہزاروں مریضائیں سینکڑوں روپیہ برباد کرنیکے بعد صحتیاب ہو چکی ہیں اسکی پہلی خوراک ہی جادو کا اثر دکھاتی ہے ایسی بے نظیر اور زُود اثر دوا دنیا میں کہیں نہ ملے گی۔ دوائی کے مفید ہونے کی گارنٹی ہمراہ بھیجی جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ

ہرکولین فارمیسی ۱۸ سری ہرگوبندپور (پنجاب۔ انڈیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

برلن ۷ نومبر۔ گذشتہ ہفتہ بولون میں سخت زلزلہ آیا۔ جس سے کئی مکانات تباہ اور کئی خاندان بے خانماں ہو گئے۔ نقصان کا اندازہ ستر لاکھ فرانک کیا جاتا ہے۔

احمد آباد ۷ نومبر۔ سردار پٹیل کو آج ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ اس دفعہ کے ماتحت ہر اس شخص کو نظر بند کیا جا سکتا ہے، جو کوئی ایسا فعل کر رہا ہو یا کرنے والا ہو جو جنگی مساعی کی کامیابی کی راہ میں روک ہو۔

ایتھنز ۷ نومبر۔ کورٹزا کی طرف یونانی افواج کی پیش قدمی سے یقین کیا جاتا ہے کہ آئندہ ۴۸ گھنٹوں کے اندر اندر یہ شہر یونانیوں کے ہاتھ آجائے گا۔

ایتھنز ۷ نومبر۔ یونان کی وزارت کے ایک کرنیل نے جنگ کی تازہ صورت حالات کے متعلق ایک انٹرویو میں کہا کہ ہر بات ہماری سکیم کے مطابق ہو رہی ہے۔ ہم البانیہ لے کر رہیں گے۔ تقریباً چودہ ہزار اطالوی قیدی سالونیکا میں پہنچ چکے ہیں۔ اطالوی افسروں کے علاوہ قید ہونے والوں میں اکثریت سمالی لینڈ کے عسکریوں کی ہے۔

چنکنگ ۷ نومبر۔ چین کے فوجی افسروں نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ جنوبی کوانگسی کے صوبہ میں چین نے گذشتہ دنوں جو فتوحات حاصل کی تھیں۔ ان کی وجہ سے اب وہ اس تمام علاقہ پر قابض ہو گیا ہے۔ جو شمال مغربی سرحد پر فرانسیسی ہند چینی سے ملتا ہے اور جو اس سے پہلے جاپان کے قبضہ میں جا چکا تھا۔

پٹنہ ۷ نومبر۔ پٹنہ ہائیکورٹ کے حالیہ فیصلہ کے بعد حکومت بہار نے نشہ بندی کی راہ میں قانونی روکاوٹیں دور کرنے کے لئے ایک ترمیمی بل مرتب کیا تھا۔ جو گورنر بہار کی منظوری کے بعد قانون بن گیا ہے۔

پٹنہ ۷ نومبر۔ خان بہادر اسمٰعیل کو بہار مسلم لیگ کا پھر صدر منتخب کیا گیا ہے۔

الہ آباد ۷ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو گورکھپور جیل سے سنٹرل جیل ڈیرہ دون میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۸ نومبر۔ شمالی اور مشرقی افریقہ کے اطالوی فوجی اڈوں کو انگریزی ہوائی جہازوں نے اپنے بموں کا نشانہ بنا رکھا ہے۔ عدیس آبابا سے جو ریل جبوتی کو جاتی ہے اسے بھی بمباری سے اڑا دیا گیا ہے۔ اس معرکہ میں صرف ایک انگریزی جہاز کام آیا۔

لنڈن ۸ نومبر۔ آج مسولینی نے ایک تقریر کی جو در اصل یونان میں اٹلی کی ناکامیوں کے سلسلہ میں ایک معذرت تھی۔ چونکہ انگریزی ہوابازوں نے اٹلی کے جنگی بیڑے کا بڑی سختی سے مقابلہ کیا ہے، اس لئے ضرورت تھی کہ مسولینی اپنی اس ناکامی کے متعلق دوستوں کے سامنے کچھ اظہار خیال کرے۔ مسولینی نے بتایا۔ کہ یونان کی پہاڑیاں ہمارے رستہ میں روک بنی ہوتی ہیں۔ گذشتہ ہفتہ اٹلی کی ایک پوری فوج کا یونان والوں نے صفایا کر دیا تھا۔ مسولینی نے کہا کہ وہ فوج صحیح سلامت ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ وہ ہے کہاں۔ مسولینی نے اس بات کو تسلیم کیا کہ اٹلی کو نقصان پہنچا ہے لیکن کہہ دیا کہ اٹلی اپنے اس نقصان کا جلد ہی بدلہ لے لے گا۔

لنڈن ۸ نومبر۔ لارڈ ولنگڈن بعض تجارتی مقاصد کے پیش نظر جنوبی امریکہ گئے ہیں۔ جہاں برازیل کی گورنمنٹ نے آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا شاندار استقبال کیا۔ آپ نے وہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگرچہ ابتداً ابھی دشمن کو کچھ کامیابیاں ہوئی ہیں مگر برطانیہ اب پہلے سے بہت زیادہ طاقتور ہے۔

لنڈن ۸ نومبر۔ ملک معظم کی ایک خاص جاگیر جہاں کھیتی باڑی کا نہایت اعلیٰ پیمانہ پر کام ہوتا ہے۔ وہاں ۵ نومبر کو ہندوستانی سپاہی لے جائے گئے۔ ملک معظم کی طرف سے ان کے مختار نے استقبال کیا۔ ہندوستانی سپاہی اس جاگیر کو دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے۔

لزبن ۷ نومبر۔ سر سیموئیل ہور برطانوی سفیر مقیم سپین نے صدر پرتگال سے بات چیت کی۔ مگر یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کیا گفتگو ہوئی۔

چنکنگ ۷ نومبر۔ چینی حلقوں سے اس خبر کی پر زور تردید کی گئی ہے۔ کہ جاپان اور روس کے درمیان کسی قسم کا معاہدہ ہو گیا ہے۔ اور کہ اس معاہدہ کی رو سے روس نے چین کی مدد کرنا چھوڑ دی ہے۔

بلگریڈ ۷ نومبر۔ یوگوسلاویہ کی حکومت نے اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے کہ نازی تحریک کو بطور ایک سیاسی جماعت کے سرکاری طور پر تسلیم کر لیا جائے۔ اس کے نزدیک یہ تحریک پبلک مفاد کے منافی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس تحریک کے لیڈر کو نظر بند کر دیا گیا ہے۔

دہلی ۸ نومبر۔ آج سنٹرل اسمبلی میں اس سوال پر بحث ہوئی کہ ہندوستان کو لڑائی میں حصہ لینا چاہیئے۔ کانگرس پارٹی نے اس کی مخالفت کی۔ جس پر ہاؤس کے لیڈر آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مخالف پارٹی کے اعتراضات کے مفصل جواب دیئے۔ آپ نے فرمایا اگر کانگرس پارٹی کے اعتراضات کو مان لیا جائے۔ تب بھی اس وقت کانگرس کا گورنمنٹ سے الگ رہنا درست نہیں اور نہ ہندوستان علیحدہ رہ کر اپنی ترقی کے وسائل اختیار کر سکتا ہے۔ سر ظفر اللہ خان نے یہ بھی کہا کہ کانگرس اس سوال پر کبھی ایک پالیسی پر نہیں رہی آپ نے گاندھی جی۔ مسٹر راجگوپال آچاریہ مسٹر کے ایم منشی اور مسٹر ستیہ مورتی کے متضاد بیانات پیش کئے۔ آخر میں آپ نے اپیل کی کہ اس وقت دنیا میں ظلم اور تباہی کا جو طوفان آیا ہوا ہے۔ اس سے متفقہ طور پر دنیا کو بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آپ نے جب تقریر ختم کی تو ممبروں نے زور سے تالیاں بجائیں۔ سر کاؤس جی جہانگیر نے بھی کانگرس کے رویہ پر نکتہ چینی کی۔ آخر میں مسٹر رضا علی نے مسلم لیگ کی پالیسی پر روشنی ڈالی۔

لاہور ۸ نومبر۔ آج لاہور میں پنجاب اسمبلی کا جلسہ ہوا لیکن کوئی کام نہیں ہوا۔

کلکتہ ۸ نومبر۔ ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور دو مہینے کلکتہ میں گذارنے کے بعد شانتی نکیتن پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۸ نومبر۔ آج روم میں مسولینی نے جو تقریر کی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اٹلی کو خود بھی معلوم نہیں کہ اسے یونان سے اس مہینے لڑنا پڑیگا یا دو مہینے۔ ٹورانٹو میں اٹلی کو جو نقصان ہوا ہے اسے مسولینی نے بہت گھٹا کر بیان کیا ہے۔

لنڈن ۸ نومبر۔ تازہ یونانی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایپائرس کے اردگرد شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ یونانیوں نے کچھ اور اطالویوں کو قید کر لیا ہے۔ اور بہت سا سامان بھی اپنے قبضہ میں کر لیا ہے اسی طرح یونانیوں نے کئی اور پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے جو فوجی لحاظ سے بہت اہم ہیں۔

لنڈن ۸ نومبر۔ یونانیوں نے ایک پل پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں سے کورٹزا صاف دکھائی دیتا ہے۔

لنڈن ۸ نومبر۔ کل برطانیہ میں ۱۴ جرمن جہاز گرا دئے گئے۔ ۵ انگریزی شکاری جہاز بھی کام آئے مگر ان میں سے چار کے ہوا باز بچا لئے گئے۔ اس حملہ سے کوونٹری میں ۲۰ آدمی مارے گئے۔ ہو سکتا ہے کہ ابھی کچھ اور لاشیں بھی ملیں۔

لنڈن ۸ نومبر۔ جرمنی میں کتے کا گوشت کھانا جائز قرار دے دیا گیا ہے اس سے برطانیہ کی ناکہ بندی کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کمی خوراک سے اب وہاں کتوں کا گوشت کھانے تک نوبت آگئی ہے۔

لنڈن ۸ نومبر۔ سوئٹزرلینڈ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ نازی افسر ایک لاکھ بیس ہزار فرانسیسیوں کو لورین کے علاقہ سے نکال رہے ہیں۔ تاکہ جرمنوں کو ان کی جگہ آباد کریں۔ اسی طرح انہوں نے فرانس کے چھینے ہوئے علاقہ سے ۲ لاکھ ۶ ہزار ادیوں کے نکالے جا چکے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۲

اگر ریاست قائم ہو۔ تو جو لوگ اکالی دل کی رہنمائی میں قربانیوں کے لئے تیار ہوں۔ وہ ہاتھ اٹھائیں۔ اس پر لوگوں نے ہاتھ اٹھائے

پروفیسر گنگا سنگھ صاحب کی تقریر

اس کے بعد پروفیسر گنگا سنگھ صاحب نے تقریر کی۔ جس میں کہا۔ ریاست بنانے کے خیال سے تم لوگ گھبراتے کیوں ہو۔ یہ چندے کھانے والے کیا ریاست بنائیں گے۔ ان کی یہ حالت ہے۔ کہ غریب لوگوں کو باہر سے بلایا ہے۔ تاکہ یہاں کے سرمایہ دار احمدی جو چندوں سے کوٹھیاں بنوا کر ان میں عیش کرتے ہیں۔ ان کی حفاظت کریں۔ اور یہ کسی نے نہیں سوچا۔ کہ پیچھے ان کے بیوی بچوں کی حفاظت کون کرے گا ان چندے کھانے والوں نے کیا تلوار چلانی ہے۔ پولیس ان کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر وہ نہ ہو۔ تو سکھوں اور ہندوؤں کو کوئی ضرورت نہیں سنی مسلمان ہی ان کے لئے کافی ہیں ان لوگوں نے ملک میں بدامنی کا طریق اختیار کر رکھا ہے۔ جگہ بجگہ پھر کر چھیڑ خانی اور مناظرے کرتے ہیں۔ میں تو حیران ہوں۔ ان کو ریاست بنانے کا خیال کیسے آیا۔ ان کی تعداد تو ادھا سوامیوں سے بھی کم ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کا دادا گلے میں پلہ ڈالکر اور منہ میں گھاس لے کر مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حضور حاضر ہوا۔ مہاراجہ نے رحم کھا کر قادیان ان کو واپس دے دی مگر آج ان کی اولاد کہتی ہے کہ سکھ بدعہد اور بدذات وغیرہ تھے۔ کہتے ہیں ہمارے اسی یا پچاس گاؤں تھے۔ میں کہتا ہوں خواہ پانسو ہوں۔ مگر وہ دیئے ہوئے کس کے تھے۔ یہ تو وہ خیرات کے ٹکڑے تھے۔ جو رنجیت سنگھ نے مغل کی جھولی میں ڈالے تھے اگر ان کے دل میں جذبات ہوتے۔ تو چاہئے تھا۔ کہ ہمیشہ سکھوں کے احسان مند رہتے بعض سکھوں سے اشتہار دلوایا گیا۔ ان کو بلا کر یہاں بٹھایا جائے۔ اور کسی سے کہدیا جائے۔ کہ اسکی کاپی کر دے اگر وہ کر سکا۔ تو میں مرزا صاحب کا قائل ہو جاؤں گا۔ یہ اشتہار تو "الفضل" کے دفتر میں لکھا گیا ہے۔ ان کے پاس چندہ کافی آتا ہے۔ اس سے لوگوں کو خرید لیتے ہیں۔ آج ہی "الفضل" میں میں نے پڑھا ہے۔ کہ سولہ سال سے چالیس سال کے لوگ بھرتی ہو جائیں۔ یہ بھرتی جبری ہے۔ جو نہ ہوگا۔ اسکی ماں کو باپ کو بیوی کو اس سے بولنے نہیں دیا جائے گا۔ کوئی قاہر سے قاہر حکومت عورتوں اور بچوں پر کبھی آرڈیننس جاری نہیں کرتی۔ مگر قادیان میں ہے۔ کوئی پوچھے کہ جنگ تو انگلستان جرمنی۔ یونان۔ مصر میں ہو رہی ہے۔ تم جبری بھرتی کیوں کرتے ہو۔ پھر لڑائی میں شامل ہونے والے ملک تو انتہائی مشکلات کے وقت جبری بھرتی کرتے ہیں۔ مگر یہاں یونہی ہوتی ہے۔ اور اس بھرتی سے فتح محمد سیال ریاڑکی کے سکھوں کو ڈرانا چاہتا ہے۔ مگر یاد رکھو کہ اس طرح بھرتی ہونے والے کچھ نہیں کیا کرتے۔ ان سپاہیوں کو تو اس گولی سے ڈرا کر کام لیا جاتا ہے۔ کہ بیوی بولنا بند کر دے گی۔ اور ایسے سپاہی خدمت بھی ویسی ہی کریں گے۔ ریاست کے خوابوں سے تم مت گھبراؤ۔ اگر مرزا صاحب کے دل میں چاؤ آتا ہے۔ تو تم اسے روک نہیں سکتے۔ ایسے مذہبی مجاوروں کو جنہیں چندہ خوب آئے۔ اور لوگ کہا مانیں ایسے چاؤ آیا ہی کرتے ہیں۔ مگر یہ خواب ہیں۔ جو پورے نہیں ہو سکتے۔ الفضل میں ہمیشہ لکھا ہوتا ہے۔ خلیفۃ المسیح کو نزلہ ہے۔ آج یہ بیماری ہے۔ آج وہ ہے احباب دعا کریں۔ بیچارے احباب کیا کیا کریں۔ بیوی بچوں کو کما کر کھلائیں۔ دسواں حصہ یہاں دیں۔ پھر خلیفہ کے نزلہ کے لئے دعا بھی کریں۔ جن لوگوں کی صحت خراب ہو۔ ان کو خواب بہت آیا کرتے ہیں۔ کیونکہ نیند کم آتی ہے۔ مگر جب محمدی بیگم کے نکاح کا سپنا پورا نہ ہوا۔ تو یہ کیا ہوگا۔

یہ تقریر ہو ہی رہی تھی کہ لوگ منتشر ہونے شروع ہو گئے۔ اور جلسہ برخاست ہو گیا۔

سیلان

کی خطرناک بیماری کو دور کرنے کے لئے ہمارا مجرب اور خوش ذائقہ سفوف مستورات کو استعمال کرائیں۔ قیمت تین ہفتے کی دوائی کے لئے دو روپے۔ ۴ر محصولڈاک

منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ایک سٹینوگرافر گریڈ (۱۰۰۔ ۱۰/۲۔۔۔ ۱۲۰) کی اسامی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں علاوہ ازیں چھ نام منتخب کئے جائیں گے۔ اور ۶ جنوری سنہ ۴۲ء تک ویٹنگ لسٹ پر رکھے جائیں گے۔ امیدواران کی عمر ۶ جنوری سنہ ۴۱ء کو ۱۸ سے ۲۵ سال کے درمیان ہونی چاہئے تعلیمی اوصاف میٹرکولیشن سیکنڈ ڈویژن یا جونیئر کیمبرج یا اس کے مرادف کوئی امتحان ہے۔ انگریزی میں اچھی قابلیت ہونی چاہئے۔ شارٹ کی کم سے کم رفتار ۱۲۰ الفاظ فی منٹ اور لکھنے کی ۳۰ الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے۔ پوری تفصیلات ایک ایسا لفافہ (جس میں کوئی خطانہ ہو) آنے پر جس پر ٹکٹ چسپاں اور اس پر موٹے حروف سے درخواست کنندہ کا نام اور پتہ درج ہو مہیا کی جاسکتی ہیں۔ یہ لفافہ ایک دوسرے لفافے میں بند ہونا چاہئے۔ اور جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے نام آنا چاہئے۔ اور اس کے بائیں کونہ پر یہ الفاظ لکھنے چاہئیں Vacany for a Stenographer

جنرل منیجر لاہور

اگر آپ پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں

تو

سٹریٹ ڈیلیوری سروس دہلی کی سرپرستی کیجئے

پریشانی کی کوئی ضرورت نہیں صرف دو آنہ میں آپکا پارسل آپ کے دروازے پر پہنچ جائے گا۔ چنگی خانوں یا کسی اور دفتر کی کھڑکیوں کے سامنے انتظار کرنیکی ہرگز کوئی ضرورت نہیں رہتی۔

۶۶۳۷ کو فون کریں

نارتھ ویسٹرن ریلوے

دہلی میں سٹریٹ ڈیلیوری سروس یہ تمام خدمت صرف دو آنہ کے بدلہ میں بجالاتی ہے

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری حمید اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی سب جج بہادر پٹھانکوٹ

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۳۶۳

لالہ کرم چند موہن لال بذریعہ لالہ کرم چند اروڑہ سکنہ سرن تحصیل پٹھانکوٹ مدعی

بنام

لالہ دھنامل امرناتھ بذریعہ امرناتھ ولد لالہ دھنامل قوم مہاجن سکنہ کٹھوعہ ریاست جموں مدعا علیہ

دعوے ۹/۸/۱۲۲

بنام لالہ دھنامل امرناتھ بذریعہ امرناتھ مذکور مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمٰی امرناتھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام امرناتھ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر امرناتھ مذکور تاریخ $\frac{۸ / ۱}{۱۹۴۱}$ کو مقام پٹھانکوٹ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ $\frac{۱۱}{۴۰}$ ۱۲ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ۔۔۔ مہر عدالت

Digitized by Khilafat Library Rabwah